بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل
قادیان

جلد ۳۰ | ۱۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش | ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ | ۱۹ ماہ مئی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۱۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو اسہال اور درد شکم کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اب آرام ہے۔ ثم الحمد للہ۔

کل ۱۶ مئی سے قادیان کے سنٹر میں مولوی فاضل و منشی فاضل کا امتحان شروع ہوا۔ اس دفعہ مولوی فاضل کے امتحان میں جامعہ احمدیہ کی طرف سے ۱۸ طالب علم شریک ہوئے۔ ۳۰ پرائیویٹ ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ سردار بشیر سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اٹاری اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ چوہدری قمر الدین صاحب مدرس ہائی سکول قادیان ہیں۔

جماعت احمدیہ گنج کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی ابو العطاء صاحب اور حافظ محمد عمر صاحب کو بھیجا۔

خطبۂ جمعہ

۳۱ مئی تک چندہ تحریک جدید کے وعدے پورے کریں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۵ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں آج جماعت کو پھر ایک دفعہ توجہ

تحریک جدید کے چندوں کی طرف

دلانا چاہتا ہوں۔ نئے سال کی تحریک پر چھ ماہ کے قریب گزر گئے ہیں۔ اور گویا وعدوں کی تاریخ کے لحاظ سے میعاد میں سے

صرف چھ ماہ

باقی ہیں۔ مجھے اس بات سے مسرت ہے کہ اس دفعہ دوستوں نے پہلے بعض سالوں کی نسبت زیادہ مستعدی سے اپنے چندے ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور پچھلے سال کی نسبت اس سال انہوں نے

پچاس فیصدی زیادہ جلدی

سے چندے ادا کئے ہیں۔ گویا گزشتہ سال اگر آج کی تاریخ تک جماعت نے سو روپیہ ادا کیا تھا۔ تو اس سال ڈیڑھ سو ادا کیا ہے۔ مگر پھر بھی پہلے چھ ماہ میں کہ یہی درحقیقت زیادہ زور کے ساتھ کام کرنے کے مہینے ہوتے ہیں۔ ابھی تک

نصف وعدے

ادا نہیں ہوئے۔ گویا باوجود پچاس فیصدی ادائیگی میں زیادتی کے وعدوں کا نصف ابھی تک ادا نہیں ہوا۔ بلکہ قریب چالیس فیصدی کے ادا ہوا ہے۔

پس جہاں یہ بات

موجب مسرت

ہے۔ کہ گزشتہ سالوں کی نسبت کہ جن میں کا گزشتہ سال بھی مستعدی کا سال تھا۔ کیونکہ اس سال اس سے گزشتہ سالوں کی نسبت دوستوں نے زیادہ مستعدی۔ اور چستی سے کام لیا تھا۔ اس سال اس مستعدی اور چستی کے سال سے بھی پچاس فیصدی زیادہ دوستوں نے ہمت دکھائی ہے۔ مگر

وعدوں کے لحاظ سے ابھی کمی ہے

چونکہ وعدہ کی غرض اسے جلد سے جلد پورا کرنا ہوتی ہے۔ اس لئے پہلے چھ ماہ میں کم سے کم وعدوں کا ساٹھ پینسٹھ فیصدی ادا ہو جانا چاہیئے۔ مگر ادائیگی اب تک ہوئی ہے ۴۲ فیصدی کے قریب۔

جیسا کہ میں نے کئی بار دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ اس روپیہ سے ہماری جماعت کو مدنظر رکھتے ہوئے

بہت بڑی جائداد

خریدی جا رہی ہے۔ جس کی قسطیں ادا کی جا رہی ہیں۔ اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ کے قریب اس پر خرچ آتا ہے۔ اگر ہم یہ قسطیں ادا کر کے اس جائداد کو چھڑانے کے قابل ہو جائیں۔ تو عام قیمتوں کے لحاظ سے بھی یہ پندرہ سولہ لاکھ روپیہ کی جائیداد ہو جاتی ہے۔ اور اگر صحیح طور پر آبادی کی جا سکے۔ تو یہ بیس بائیس لاکھ روپیہ کی جائداد ہوگی۔ اور یہ جائیداد گویا ایک ایسا

ریزرو فنڈ

ہو جائے گا۔ کہ جس سے تحریک جدید کے مستقل اخراجات پورے کئے جا سکیں گے۔ اور مبلغوں کو دنیا میں پھیلایا جا سکے گا۔ لیکن اگر دوست اس وقت چستی اور ہمت سے کام نہ لیں۔ تو یہ بوجھ بالکل بے کار اور بے سود ثابت ہوگا۔ کیونکہ وقت پر اگر قسطیں ادا نہ ہوں تو گورنمنٹ زمین کو ضبط کر سکتی ہے۔ اور بعض دفعہ

بڑے بڑے تاوان

ڈال دیتی ہے۔

پس چونکہ یہ اقساط مئی میں ادا کی جاتی ہیں۔ میں پچھلے سالوں میں بھی دوستوں کو یہ تحریک کرتا رہا ہوں۔ کہ وہ

۳۱ مئی تک

اپنے وعدے ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اب تو مئی کے ختم ہونے میں بہت ہی تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ پھر بھی جن کو خدا تعالیٰ نے عزم اور ہمت دی ہے وہ ان تھوڑے دنوں میں بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

زمیندار احباب کے لئے

جون کے آخر تک مدت مقرر ہے۔ اور اگر وہ بھی ہمت کریں۔ تو اپنے وعدوں کا بہت سا حصہ ادا کر سکتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ اس زمانہ میں قحط کی وجہ سے بوجھ بہت ہیں۔ مگر اس میں بھی شک نہیں۔ کہ جس وقت انسان کو تباہی کے آثار نظر آتے ہیں۔ تو

قربانی کی روح

بھی بہت بڑھ جاتی ہے۔ ذلیل ترین وجود بھی ایسے وقت میں بڑی بڑی قربانیاں کر دیتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ہر سال یہ سوال علماء و فقہاء کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ کہ کوئی

کنچنی مسجد کی تعمیر کے لئے روپیہ دینا چاہتی ہے

اسے قبول کیا جائے۔ یا نہ کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بھی یہ سوال بار بار پیش ہوتا رہتا تھا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ہر سال ہی کچھ کنچنیاں مرتے وقت دین۔ کے لئے اپنی جائداد۔ یا روپیہ وقف کرنا چاہتی ہیں

دیکھو انہوں نے یہ روپیہ کتنی بے حیائی سے کمایا ہوتا ہے۔ وہ عصمت فروشی روپیہ کے لئے ہی کرتی ہیں۔ مگر جب موت سامنے آتی ہے۔ تو وہی روپیہ جس کی خاطر انہوں نے خاندان کی ناک کٹوائی۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے سامنے آتے ہوئے شرماتی ہیں۔ اور جس کی وجہ سے وہ شرفا میں موہنہ دکھانے کے قابل نہیں ہوتیں۔ ان میں سے بعض جب مرنے لگتی ہیں تو منتیں کرتی ہیں کہ یہ روپیہ لے لو۔ اور کسی دینی کام پر خرچ کردو۔ تو اگر کنچنی بھی مرتے وقت

خشیت اللہ

سے اتنی متاثر ہو جاتی ہے۔ تو مومنوں پر کتنا اثر ہونا چاہیئے۔ جتنا جتنا قرب کسی کو اللہ تعالیٰ کا حاصل ہوتا ہے اتنا ہی ایسے موقعہ پر اس کے دل میں خشیت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ کہ جب بادل آتا۔ تو آپ گھبرا کر کبھی کمرہ کے اندر جاتے۔ کبھی باہر آتے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے آخر یہ بادل ہی ہیں۔ ان سے گھبرانے کی کیا وجہ ہے۔ آپ نے فرمایا بیشک یہ بادل ہیں۔ مگر تم سے پہلی قوموں پر بھی ایسے بادل آتے تھے۔ اور وہ ان کو دیکھ کر خوش ہوتی تھیں۔ مگر بعض بادل ہی ان کے لئے عذاب ثابت ہوئے۔ اور ان کو تباہ کر گئے۔ ہمارے ملک میں دیکھو جب

گرمیوں میں بادل

آئیں۔ تو لوگ کس طرح خوش ہوتے ہیں۔ اور بعض لوگ خوشی سے گاتے ہیں۔ بچے خوش ہو ہو کر اچھلتے اور کودتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) جس نے خدا کے کلام میں یہ پڑھا تھا۔ کہ کبھی ان بادلوں سے پتھر بھی برسنے لگتے ہیں۔ اور یہی بادل کبھی عذاب کا موجب بھی بن جایا کرتے ہیں۔

بادلوں کو دیکھ کر گھبراہٹ

میں کبھی باہر آتا۔ کبھی کمرہ کے اندر جاتا اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا۔ کہ اس کے غضب کا بادل نہ آئے۔ اور

رحمت کی بارش

ہو۔ پس اگر ہمارے آقا و سردار کو بادل دیکھ کر اس قدر گھبراہٹ ہوتی تھی۔ تو ہمیں ان عظیم الشان فوجوں کے بادلوں کو دیکھ کر جو ہماری جانب بڑھتے چلے آرہے ہیں کتنی گھبراہٹ ہونی چاہیئے۔ جن کا مقصد وحید ہی یہ ہے۔ کہ اپنے گولوں اور بموں سے جس قدر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فنا کے گھاٹ اتار سکیں۔ اتار دیں۔ بادل دنیا میں اکثر رحمت کا اور کبھی کبھی عذاب کا موجب ہوا کرتے ہیں۔ ایک لاکھ میں سے شاید کوئی ایک

بادل تکلیف کا موجب

ہوتا ہو۔ مگر فوج اور لشکر کوئی بھی رحمت کا موجب نہیں ہوتا۔ وہ جب بھی آتے ہیں۔ تباہیاں ساتھ لاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ۔ یعنی جب بھی کوئی نئے بادشاہ کسی ملک میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ ان کو خراب کر دیتے ہیں۔ اور اس ملک کے معزز لوگوں کو ذلیل کرکے چھوڑتے ہیں۔ دنیا کی تمام تاریخ میں کوئی ایک مثال بھی تو کسی بادشاہ کی نہیں ملتی۔ کہ جو کسی ملک میں داخل ہوا ہو۔ اور اس نے وہاں کے نظام کا تختہ نہ الٹ دیا ہو۔ اس سلسلہ میں بعض نادان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا کرتے ہیں۔ مگر وہ جانتے نہیں کہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بادشاہ نہ تھے

بلکہ آپ اس لفظ کو نفرت وحقارت سے دیکھتے۔ اور خدا سے دور۔ اور لوگوں پر ظلم کرنے والے کے معنوں میں اسے استعمال فرماتے تھے۔ یہ صحیح ہے کہ ہم بھی کبھی کبھی آپ کے متعلق بادشاہ کا لفظ استعمال کر لیتے ہیں۔ مگر یہ تو صرف اپنے اوپر آپ کی حکومت جتانے کے لئے ہے۔ اور یہ اس لفظ کا مجازی استعمال ہے۔ جیسے کبھی کوئی اپنے محسن کو باپ کہہ دیتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ وہ اسے اپنی ماں کا خاوند بناتا ہے

تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم جو کبھی بادشاہ کہہ لیتے ہیں۔ تو

صرف مجازی رنگ میں

ورنہ دنیوی مفہوم کے لحاظ سے آپکو بادشاہ کہنا ویسا ہی ہے۔ جیسے آپ کو گالی دے دی جائے۔ ہاں حاکم ہونے کے لحاظ سے اور یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ہمارے دلوں پر آپ کی حکومت ہے۔ اگر آپ کو کبھی بادشاہ کہہ لیا جائے۔ تو یہ اور بات ہے ورنہ بادشاہوں میں آپ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اسی طرح آپ کے خلفا بھی بادشاہ نہ تھے۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ ان میں سے کوئی بھی بادشاہ نہ تھا۔ ہم ان کو بھی جو کبھی بادشاہ کہہ لیتے ہیں۔ تو یہ بھی مجازی رنگ میں ہے۔ جیسے گو موجودہ زمانہ کی

پیری مریدی

کے لحاظ سے ہم اسے بہت برا سمجھتے ہیں۔ مگر اس لحاظ سے کہ جماعت کے دوستوں نے میری بیعت کی ہوئی ہے۔ یہ لفظ ہمارے لٹریچر میں بھی استعمال شدہ مل جائے گا۔ مگر یہ صرف نسبت بتانے اور سمجھانے کے لئے ہوتا ہے۔ ورنہ ہم اسے بہت برا سمجھتے ہیں۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے اوپر حکومت جتانے کے لئے آپ کے متعلق بادشاہ کا لفظ استعمال کر لیتے ہیں۔ ورنہ دنیا کے نزدیک اس کا جو مفہوم ہے۔ اس کے لحاظ سے آپ کے متعلق اس کا استعمال ہرگز جائز نہیں پس جو لوگ آپ کی مثال پیش کرتے۔ اور کہتے ہیں کہ آپ جب مکہ میں داخل ہوئے۔ تو وہاں امن وامان رہا نادان ہیں۔ کیونکہ یہ فعل

ایک اولوالعزم رسول

کا تھا۔ بلکہ نبیوں کے سردار کا۔ کسی بادشاہ کا فعل نہ تھا۔ ورنہ کوئی امن پسند اور عادل بادشاہ بھی جب کسی ملک میں داخل ہو۔ تو وہ

نیا نظام

قائم کرتا ہے۔ یوں تو نظام کے لحاظ سے انبیاء بھی تغیر کرتے ہیں۔ مگر ان کا تغیر خیر کا ہوتا ہے۔ مکہ کی حکومت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داخل ہونے کے بعد ویسی نہ تھی۔ جیسے آپ سے پہلے تھی۔ بلکہ اس سے

بہت زیادہ بہتر اور اچھی تھی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل جن لوگوں کا مکہ میں اثر ورسوخ تھا۔ وہ آپ کے بعد قائم نہ رہا۔ گو آپ نے ان لوگوں کو اس سے محروم نہیں کیا۔ بلکہ فرمایا کہ لا تثریب علیکم الیوم لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا اثر ورسوخ چھین لیا۔ آپ نے ابوجہل۔ عتبہ اور شیبہ کی جائدادیں نہیں چھینیں۔ اور ان پر کوئی تعدی نہ کی۔ مگر وہ لوگ چونکہ

اللہ تعالیٰ کے مجرم

تھے۔ اس نے ان کا رسوخ چھین لیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رحم کی وجہ سے ایسا نہیں کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ لوگ ہمارے مجرم ہیں۔ ہم ان کی شوکت چھین لیں گے۔ باوجودیکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پر کوئی عتاب نازل نہ کیا۔ بلکہ کرم اور بخشش کا سلوک کیا۔ اور ان لوگوں پر بہت احسان کئے۔ چنانچہ بعد کی جنگوں میں آپ نے ان لوگوں اور ان کی اولادوں کو سینکڑوں اونٹ دیئے۔ مگر پھر بھی ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا۔ جسے وہی عزت حاصل رہی ہو جو پہلے تھی۔ پہلے تو وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنا تابع اور ماتحت سمجھتے۔ اور دنیوی لحاظ سے آپ کو اپنے سے ادنیٰ خیال کرتے اور سمجھتے تھے کہ انہوں نے نبوت کا دعوے اسلئے کیا ہے۔ کہ ہماری سرداری چھین لیں اور ہم پر حاکم ہو جائیں۔ مگر آخر ایک دن ایسا آیا کہ آپ کے ایک ادنے غلام اور خادم حضرت عمر مکہ میں حج کرنے کے لئے داخل ہوئے۔ تو وہی لوگ جو اپنے آپ کو مکہ کے حاکم سمجھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیر خیال کرتے تھے۔ ان کے ایک ادنے غلام عمرؓ کہ جو اسوقت مسلمانوں کا بادشاہ تھا۔ مگر انہی دینی معنوں میں جو میں اوپر بیان کر چکا ہوں مکہ میں آیا تو مکہ کے انہی سرداروں کے بیٹے آپ سے ملنے کے لئے آئے تا انہی اطاعت کا اقرار کریں۔ آپ زمین پر بیٹھے تھے جب یہ لوگ آئے۔ تو آپ نے ان کا اعزاز کیا۔ اور ان سے ہمکلام ہوئے۔ اسی دوران میں ان غلاموں میں سے جن کو ان نوجوانوں کے باپ دادا نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اور جنکو طرح طرح کی اذیتیں دیتے تھے۔ پاؤں میں رسیاں باندھ کر گلیوں میں گھسیٹتے تھے۔ ان پر گتے چھوڑتے تھے۔ گرم ریت پر لٹا کر سینہ پر وزنی پتھر رکھ دیتے تھے

اور اس قدر مارتے تھے۔ کہ ان میں سے بعض کی کھال ایسی سخت ہو گئی تھی جیسے بھینسے کی کھال ہوتی ہے۔ اور جن کو ٹھوکریں مار کر بھی یہ خیال کرتے تھے۔ کہ ہم نے ان کی عزت افزائی کی ہے ان میں سے ایک حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ملنے آیا۔ حضرت عمر رضؓ نے ان

سرداروں کے بیٹوں سے

کہا۔ کہ ان کے لئے جگہ چھوڑ دو۔ اور ان سے توجہ ہٹا کر ان سے باتیں کرنے لگے۔ پھر انہی غلاموں میں سے کوئی اور آیا۔ تو آپ نے پھر ان نوجوانوں سے فرمایا۔ کہ ان کے لئے

جگہ چھوڑ دو

اسی طرح مہاجرین اور انصار میں سے بھی بعض وہ لوگ جن کو مکہ کے رؤسا نہایت حقیر اور ذلیل خیال کرتے تھے۔ ایک ایک کر کے آتے گئے۔ اور ہر ایک کے آنے پر حضرت عمر رضؓ ان لوگوں سے کہتے کہ ان کے لئے جگہ چھوڑ دو حتےٰ کہ ہٹتے ہٹتے یہ لوگ

جوتیوں میں

پہونچ گئے۔ آخر جب یہ نوجوان مجلس سے باہر آئے۔ تو ایک دوسرے سے کہا۔ کہ آج ہماری جو ذلت ہوئی ہے۔ وہ تم نے دیکھ لی۔ اس پر ان میں سے ایک نے جو زیادہ سعید تھا۔ کہا۔ کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ بہت ذلت ہوئی۔ مگر یہ قصور کس کا ہے جس وقت ہمارے باپ دادا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرح طرح کے دکھ دیا کرتے تھے۔ یہ لوگ آپ کے لئے سینہ سپر ہوتے تھے۔ اس لئے اس نظام میں جو خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ قائم کیا ہے پہلی جگہ انہی لوگوں کو مل سکتی ہے۔ ہم کو نہیں اس پر انہوں نے آپس میں پوچھا۔ کہ اس

ذلت کو دھونے کا کوئی ذریعہ

بھی ہے۔ آخر انہوں نے آپس میں مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ ہماری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا۔ چلو حضرت عمر رضؓ سے ہی اس کا علاج بھی دریافت کرتے ہیں۔ وہ پھر حضرت عمر رضؓ کے پاس گئے۔ اور عرض کیا۔ کہ

آج کا نظارہ

آپ نے دیکھ لیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ میں سمجھتا ہوں۔ آپ لوگوں کو ضرور تکلیف ہوئی ہوگی۔ مگر وہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی تھے۔ اور آپ ان کی عزت کیا کرتے تھے۔ اس لئے میں مجبور تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہاں ہم اس بات کو تو سمجھتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کا وہی مقام تھا۔ جو آپ نے ان کو دیا۔ اور ہمارا وہی تھا۔ جو ہمیں حاصل ہوا۔ مگر ہم تو یہ پوچھتے ہیں۔ کہ اب

ہمارے گناہوں کا بھی کوئی کفارہ

ہو سکتا ہے۔ حضرت عمر رضؓ یہ سن کر تھوڑی دیر خاموش رہے۔ اور پھر سر اٹھا کر فرمایا کہ اسلامی ممالک کی سرحد پر جنگ ہو رہی ہے۔ اگر تم لوگ جاؤ۔ اور اپنی جانیں اسلام کے لئے دے دو۔ تو خدا تعالےٰ کے دربار میں اسی طرح تمہارے گناہوں کا ازالہ ہو سکے گا۔ معلوم ہوتا ہے۔ وہ

سب کے سب سچے مسلمان

تھے۔ ایمان کی قدر و قیمت کو سمجھتے تھے۔ اور دل سے چاہتے تھے۔ کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو۔ چنانچہ وہ فوراً اپنی اپنی اونٹنیوں پر سوار ہوئے۔ اور

جنگ کے میدان میں

جا پہونچے۔ اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ کہ ان میں سے کوئی بھی زندہ واپس نہ آیا۔ اور

سب کے سب شہید

ہو گئے۔ اور گو ان کے باپ دادا نے تو ان کے لئے ذلت مول لے لی تھی مگر انہوں نے خدا تعالےٰ کے دربار میں عزت حاصل کر لی۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ عزت ملی تھی۔

پس یہ بادشاہت اور قسم کی ہے اور روحانی ہے۔ مگر اس میں بھی جیسا کہ اوپر کے واقعہ سے ظاہر ہے۔

خدا تعالےٰ کے فیصلہ کے ماتحت

ضرور تغیرات ہوئے۔ اور پہلی عزتیں ضرور برباد ہوئیں۔ پس جب کسی نظام میں تبدیلی ہو۔ خواہ روحانی ہو۔ یا جسمانی۔ تغیرات ضرور ہوتے ہیں۔ خواہ اچھے ہوں یا بُرے۔ نئے قوانین بنتے اور نئے اصول وضع ہوتے ہیں۔ اس لئے آج کل جو

تغیرات

دُنیا میں ہو رہے ہیں۔ ان کے متعلق یہ خیال کرنا کہ معمولی ہیں۔ نادانی ہے۔ سینکڑوں سالوں سے دُنیا پر کبھی اتنی تباہی نہیں آئی۔ جتنی اب آ رہی ہے۔

پس میں ان دوستوں کو جو متبع رسُول کہلاتے ہیں فخر محسُوس کرتے ہیں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ

تمہارا آقا

بادل کو دیکھ کر خشیت اللہ سے بھر جاتا تھا تو تمہارے قلوب اتنے بڑے طوفانوں کو دیکھ کر کیوں خشیت اللہ سے بھر نہ جانے چاہئیں۔ اور کیوں تمہاری قربانیاں پہلے سے بہت بڑھ نہ جانی چاہئیں۔ جن لوگوں سے اب تک کوتاہی ہوئی ہے میں ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ زیادہ ہمت اور زیادہ مستعدی سے کام لیں۔ اور جو کوئی روک ان کے رستہ میں ہو۔ اسے دُور کریں۔ تا اللہ تعالےٰ ان طوفانوں میں سے ان کے لئے اور ان کی اولادوں کے لئے بہتری کے سامان پیدا کرے۔ اور تا ایسا نہ ہو کہ یہ طوفان ان کے لئے

عذاب کا مُوجب

بن جائیں ؞

۳۱ مئی تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کردیں

۱۔ تحریک جدید کا دور ثانی مستقل صدقہ کا کام ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ وہ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ اس چندہ میں جن لوگوں نے حصہ لیا ہے۔ ان کے چندوں سے ایک مستقل تبلیغی ریزرو فنڈ قائم کیا جائے گا۔ پس اس کے لئے جس قدر قربانی کی جائے تھوڑی ہے۔ اور جس قدر ثواب کی اُمید رکھی جائے۔ وہ بھی تھوڑی ہے ؞

۲۔ ہر شخص اپنی زندگی میں دیکھ سکتا ہے اور ہر ایک نے دیکھا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اس کا روپیہ کبھی ضائع نہیں ہوا۔ بسا اوقات خرید و فروخت میں نقصان ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات کوئی جائداد تباہ ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات فصلیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اگر موقعہ ملے۔ تو کیوں نہ اپنا مال کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دیا جائے تا اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہو ؞

۳۔ مال و دولت کا یہ حال ہے۔ کہ اس میں نقصان ہوتا رہتا ہے۔ چور لے جاتے ہیں۔ گھر میں کوئی بیمار ہو جائے۔ تو ڈاکٹروں اور دواؤں پر بہت سا روپیہ اُٹھ جاتا ہے۔ لیکن اگر مال کو دین کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ اور برضا و رغبت قربانیاں کی جائیں۔ تو انسان نتیجۃً بہت زیادہ نفع میں رہتا ہے

۴۔ یاد رکھو۔ فائدہ صرف انہی قربانیوں کا ہوتا ہے۔ جو خوشی۔ اخلاص اور بشاشت سے کی جائیں۔ جو قربانیاں اس طرح نہیں کی جاتیں ان کا ذرہ بھی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔

۵۔ پس تحریک جدید کے مجاہد اپنے وعدے ۳۱ مئی تک خوشی اور انشراح صدر سے پورے کر کے اپنے امام کی خوشنودی حاصل کریں۔ ہر شخص کوشش کرے کہ ۳۱ مئی تک اپنا وعدہ سو فیصدی مرکز میں داخل کر دے۔ لیکن اگر سارا ادا نہ ہو سکے۔ تو اس کا بڑا حصہ تو ضرور ادا کر دینا چاہیئے۔ مگر اس کے لئے ضرورت ہے۔ کہ احباب مصمم ارادہ کے ساتھ کھڑے ہو جائیں اور کہیں۔ کہ اس وقت تک ہم آرام کا سانس نہ لیں گے۔ جب تک کہ اپنے امام و آقا کا ارشاد پورا نہ کر لیں۔ کیونکہ ہمارے لئے اس میں برکت اور اللہ تعالےٰ کی رحمت ہے۔

قادیان کی جماعت کے احباب خطبہ سُن کر ہر محلہ میں کوشش کر رہے ہیں۔ کہ دوستوں سے چندہ وصول کر کے داخل کریں۔ چنانچہ خطبہ کی اشاعت تک قادیان کے ذیل کے دوست اپنے چندہ کی رقوم داخل فرما چکے ہیں۔ ماسٹر اقبال حسین صاحب کرتارپور جالندھر۔ صاحبزادی زکیہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ۔ منشی فتحدین صاحب کارکن پرائیویٹ سکرٹری۔ سید منعم الحسن صاحب فاضل۔ اُستانی کنیز فاطمہ صاحبہ گرلز سکول۔ ڈاکٹر لعل محمد صاحب دارالبرکات۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ بابو محمد جمیل صاحب آف ننگل۔ مستری محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی سیک ورکس۔ بابو محمد سعید صاحب پوسٹ ماسٹر گجرات ؞

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

انسان کی رُوئے زمین پر پیدائش کے متعلق ایک نظریہ

از جناب ملک مولا بخش صاحب پنشنر

(۲)

اس مضمون کی پہلی قسط میں جو "الفضل" مورخہ ۸ مئی میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں بحث اس بات پر ختم ہوئی تھی۔ کہ پہلا انسان ہرمافروڈائٹ یا عورت اور مرد دونوں کے قوٰے رکھنے والا وجود تھا۔ اور اس کا جوڑا بھی اسی سے پیدا ہوا تھا جس کی تائید خود اس آیت قرآنی سے ہوتی ہے۔ خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونساء۔ اس آیت میں پہلے انسان کو اور اس کے جوڑے دونوں کو نفس کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جو مذکر مؤنث ہر دو پر حاوی ہے۔ مگر ان ہر دو سے جو سلسلہ چلا اس کے متعلق کہا گیا وبث منھما رجالاً کثیراً ونساء۔ کہ ان دونوں (نفسوں) سے جو بعد میں پیدا ہوئے مرد اور عورتیں تھے ؛

اب ہمیں اس نظریہ پر بھی غور کرنا ہے کہ یہ مخلوط انسان کس طرح پیدا ہو گیا۔ کیا مٹی سے فرشتوں نے انسان کا بُت بنا دیا۔ اور پھر اس میں اللہ تعالےٰ نے رُوح پھونک دی جس سے وہ زندہ انسان بن گیا۔ یا بقول ڈارون انسان کی پیدائش کی ابتدا بندر سے ہوئی۔ اور بندر ہی اس کا مورث اعلےٰ ہے۔ مجھے یہ دعوٰے نہیں کہ میں نے اس بارہ میں گہری علمی تحقیق کی ہے۔ بلکہ میری کوشش صرف اس حد تک ہے۔ کہ میں نے مختلف پیدائش کے طریقوں پر جو دنیا میں نظر آتے ہیں غور کرنے کے بعد اپنے نظریہ کی تائید میں کچھ مواد بہم پہونچایا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ چارپائے اور اکثر دوسرے حیوان بچے جننے میں انسانوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ یعنی یہ کہ جنین کی پرورش جسم کے اندر ماں کے رحم میں ہوتی ہے۔ اور جب اسے پختگی حاصل ہو جاتی ہے۔ تو وہ بنا بنایا وجود باہر آجاتا ہے۔ مگر پرندوں مچھلیوں اور بعض دیگر اقسام مخلوق کی پیدائش اس طرح نہیں ہوتی مخلوق کا یہ حصہ بچے نہیں دیتا۔ بلکہ انڈے دیتا ہے۔ اس کے بعد وہ انڈوں کو ایک معین مدت تک گرمی پہونچاتے ہیں۔ یا کسی اور طریقے سے ان کو گرمی پہونچتی ہے۔ تب بچے انڈوں میں سے اسی طرح نکل آتے ہیں۔ جس طرح اول الذکر قسم کے بچے رحم سے باہر آجاتے ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس مؤخر الذکر قسم میں انڈا کیا کام کرتا ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ وہی کام کرتا ہے۔ جو انسانوں اور دوسرے حیوانوں میں رحم کرتا ہے۔ یہ ایک سپرم (Sperm) (یعنی منی کے کیڑے) کو ایک جنین کی صورت میں پالتا ہے۔ اور اس کا بچہ بنا دیتا ہے۔ اور جب وہ پختگی کی حد کو پہونچ جاتا ہے۔ تو وہ انڈے کے چھلکے کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے۔ اس لئے انڈا اصلاً ایک رحم ہی ہے۔ جو جسم سے الگ شدہ ہے۔ اور بعض صورتوں میں مادہ پرندے کے بغیر بھی اپنا کام کر لیتا ہے۔ کیونکہ وہ حرارت جو عام طور پر اسے پرندہ پہونچاتا ہے۔ دوسرے طریقوں سے اسے پہونچائی جا سکتی ہے۔ مثلاً "Inculators" بچے نکالنے والی مشینوں وغیرہ کے ذریعے سے بعض پرندے اور مکڑیاں وغیرہ اپنے انڈوں کو ریت میں دفن کر دیتی ہیں۔ حتّٰی کہ وہ بچے بن کر خود ہی باہر آجاتے ہیں۔ اسی طرح مچھلیاں اور مینڈک انڈے دینے کے بعد ان سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ سورج کی گرمی کی وجہ سے ہی ان میں سے بچے نکل آتے ہیں۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ ایسا رحم بھی ہو سکتا ہے۔ جو اصلی جسم سے باہر ہو۔ اور خاص حالات کے ماتحت منی کے کیڑے کی پرورش کر کے اس سے بچہ بنا دے۔ اس قدر بیان کے بعد میں کوشش کرونگا۔ کہ اس مخلوط انسان Hermaphrodite کی اصلیت ہم اس طریق سے دریافت کریں۔ جس کا میں نے اوپر Process of Elimination عمل ترک بعض کے طور پر ذکر کیا ہے۔ اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ کہ یہ مخلوط انسان کس طرح اور کہاں سے پیدا ہو گیا۔ جب ہم نیچے کے مراحل پر غور کرتے ہیں۔ تو یہ بات یقینی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس مخلوط انسان کے وجود میں سے ہم خواہ کچھ بھی الگ کر دیں۔ مگر اس کی موجودہ صورت میں آنے کے لئے یہ ضرور ہے کہ سپرم یعنی منی کا کیڑا موجود رہے۔ اور ایک قسم کا رحم بھی موجود رہے۔ یعنی ہمیں ضرورت ہے کہ اس منی کے کیڑے کے لئے رہنے کی کوئی ایسی جگہ ہو۔ جو اس کو محفوظ بھی رکھ سکے۔ اور اس کی اس پختگی کی حد تک پرورش بھی کر سکے۔ کہ وہ اپنا کھانا آپ مونہہ کے ذریعہ کھا سکے۔

انسانی انڈا

پس ہمیں ایک ایسی چیز کی ضرورت ہے۔ جس میں یہ دونوں باتیں پائی جائیں اور میں اوپر ثابت کر چکا ہوں۔ کہ انڈے میں یہ دونوں چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ اس لئے جس چیز کی ہمیں اب ضرورت ہے وہ ایک انسانی انڈا ہے۔ یعنی ایک ایسی چیز جس کے اردگرد تو کوئی سخت مادہ ہو۔ جو انڈے کے چھلکے کی طرح کام دے۔ اور اس کے اندر ایک منی کا کیڑا ہو۔ اور کچھ ایسے مرکبات کیمیائی ہوں۔ جو اس منی کے کیڑے کے لئے ایسی خوراک مہیا کر دیں۔ جس سے پل کر وہ حسب طریق مبینہ بالا پختگی حاصل کرے۔ قرآن کریم نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے (۱) انا خلقناھم من طین لازب (۲) خلق الانسان من صلصال کالفخار۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا لیسدار مٹی سے۔ اس نے پیدا کیا انسان کو خشک مٹی سے۔ جو پکے ہوئے مٹی کے برتن کی طرح آواز دیتی تھی ؛

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کسی لیسدار مادے اور کسی سخت ارضی مادے سے جو اپنی سختی میں ایک ٹھیکرے سے مشابہ تھا پیدا کیا گیا۔ کیا یہ توضیح اور تشبیہ ایک انڈے پر صادق نہیں آتی۔ یعنی ایک سخت خول کے اندر ایک لیسدار چیز بند ہے۔ اصلاً ایسا ہی تو ہوتا ہے ؛

پس ایک ایسی چیز جس کے اندر ایک لیس دار مادہ اس انسانی کیڑے کی پرورش کے لئے جو اس کے ساتھ ہے۔ ایک سخت اور خشک خول کے اندر بند تھا۔ ضرور ایک ایسی ہی چیز ہے۔ جس کو ہم ایک انسانی انڈا کہہ سکتے ہیں۔

اب ہمیں اس سلسلہ پیدائش کے ایک اور مرحلہ پر غور کرنا ہے۔ اور یہ معلوم کرنا ہے۔ کہ یہ انسانی نطفہ (Sperms.) اور وہ لیس دار مادہ جن دونوں پر اس مفروضہ انڈے کا اندرونی مادہ مشتمل ہے۔ کہاں سے آئے۔ میں اس سوال کا جواب ایک معمولی تجربہ کے ذریعے دینے کی کوشش کروں گا۔ مثلاً ہم چند خوراکی اشیاء لیتے ہیں۔ سبزی۔ اناج۔ اور چند گوشت کے ٹکڑے بھی اگر ضرورت سمجھی جائے۔ ورنہ غلہ اور سبزی بھی کافی ہوں گے۔ ان کو ہم باریک کر کے ملا دیتے ہیں۔ اور پانی ڈال کر کسی برتن میں پڑا رہنے دیتے ہیں۔ حتّٰی کہ یہ مرکب متعفن ہو جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس میں کچھ تو لیس دار مادہ پیدا ہو جائیگا۔ اور کچھ چھوٹے چھوٹے کیڑے۔ ان کیڑوں کی شکلیں مختلف مرکبات اور مختلف حالات کے ساتھ ساتھ مختلف ہوں گی ؛

جو خوراک جسم انسان کے اندر داخل ہوتی ہے۔ اس پر بھی کچھ اسی قسم کا ہی عمل ہوتا ہے۔ جسم کے اندر اس پر کئی قسم کے کیمیائی اور حیاتی تغیرات واقع ہوتے ہیں۔ اور تقریباً اسی طرح جس طرح متذکرۃ الصدر تجربہ میں واقعہ ہوا۔ اس میں ایک نہایت لمبے اور پیچ دار عمل کے بعد قدرت کے منشاء کے ماتحت خوراک کا ایک خلاصہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جو ایک لیس دار مادہ اور ایک قسم کے کیڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ کیڑے جو خاص قدرت کے قانون کی حد بندیوں کے ماتحت

ایک قدرتی کارخانہ یعنی جسم انسان میں تیار ہوتے ہیں۔ انسانی کیڑے یعنی نقطہ انسانی (Sperm.) ہوتے ہیں۔

انسانی نطفہ کس طرح بنا

اب ہمیں اس بات پر غور کرنا ہے۔ کہ کیا کوئی ایسا انتظام خواہ وہ عارضی اور نسبتاً ناقص ہی کیوں نہ ہو۔ ذہن میں آسکتا ہے۔ جس کے ماتحت خوراکی مادوں میں اس قسم کا تغیر ممکن ہو۔ جس قسم کا عام طور پر اب جسم انسانی کے اندر واقعہ ہوتا ہے۔ ہمارے لئے یقیناً حالات ایسے سازگار نہیں۔ کہ ہم تجربہ کے ذریعہ سے ایسی صورت پیدا کر کے دکھلا سکیں۔ باقی رہا۔ قدرت کا معاملہ۔ لیکن جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ قدرت الاماشاءاللہ۔ اسباب عامہ اور قریبہ کی موجودگی میں جو عورت اور مرد کی صورت میں میسر ہیں۔ اسباب خاصہ اور بعیدہ سے کام نہیں لیتی۔ مگر یہ امر ذہن میں آسکتا ہے۔ کہ یہ اغلب ہے۔ کہ اسباب قریبہ اور عامہ کی عدم موجودگی میں قدرت نے اسباب بعیدہ اور خاصہ سے کام لیا ہو۔ اور انسانی خوراک کے مادوں۔ مثلاً چند سبزیوں۔ اناج اور جانوروں کے گوشت کو جمع کر دیا ہو۔ اور اس کے گرد سخت مٹی یا پتھر اور چونے وغیرہ کا جو سمندر کے پانی میں بکثرت ہوتا ہے۔ ایک خول پیدا کر کے اس کو اس میں بند کر دیا ہو۔ جہاں متعفن ہونے کے بعد اس میں وہ کیڑا جس کو انسانی نطفہ (Sperm) کہہ سکتے ہیں۔ پیدا ہو گیا ہو۔ اور اس میں وہ لیسدار مادہ بھی پیدا ہو گیا ہو۔ جس میں اس کیڑے کو پرورش کرنے کی خاصیت ہو۔ قرآن کریم نے اس مادہ کا نام حماءٍ مسنون (کالا کیچڑ) رکھا ہے۔ اور اسے طین لازب یعنے لیسدار مٹی بھی کہا ہے۔ اور اس طرح وہ کیڑا پرورش پا کر اس خول یعنے انسانی انڈے کے اندر ایک ابتدائی اور پہلے انسان کی صورت میں اس خول کے پھٹ جانے پر ظاہر ہو گیا ہو۔ یہ انسان ایک مخلوط قسم یعنی ہرمافروڈائیٹ ہوگا Hermaphrodite اور اس سے آگے نسل انسانی چلی ہو گی۔ حماءٍ مسنون میں جو لفظ مسنون ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کام کو کئی سال لگے ہوں گے۔ کیونکہ سن سال کو کہتے ہیں۔ اور مسنون کے یہ معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ اس پر کئی سال گذرے ہوں۔ میرا خیال ہے کہ یہ جنین اس انسانی انڈے یا مفروضہ رحم کے اندر جس کا حال میں نے اوپر بتایا ہے۔ خواہ کسی حد تک بھدے یا ابتدائی طریق پر ہی کیوں نہ ہو۔ قریباً قریباً ویسے ہی مرحلوں میں سے گذرا ہو گا۔ جن سے اب انسانی جنین نطفہ کی حالت سے پورا انسان بننے تک جسم انسانی کے اندر گذرتا ہے۔

انسانی پیدائش کا موجودہ طریق

موجودہ انسانی مشین چونکہ بڑی مکمل اور درست ہے۔ اس لئے یہ بھی اغلب ہے۔ کہ جو کام یہ مشین اب چند ماہ کے عرصہ میں کر لیتی ہے۔ سابقہ حالات ابتدائی میں اس پر کئی سال بلکہ کئی صدیاں خرچ ہوئی ہوں۔ اور یہ کوئی بعید بات نہیں۔ کیونکہ خدا تو خدا ہی ہے۔ انسانی دماغ نے جو مشینیں بنائی ہیں۔ وہ بھی گھنٹوں میں اتنا زیادہ اور اتنا اچھا کام کر دیتی ہیں۔ جو ان کے بغیر مہینوں بلکہ سالوں میں بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ مراحل قرآن کریم نے حسب ذیل بیان فرمائے ہیں۔ سورہ مومنون رکوع اول (۱) لقد خلقنا الانسان من سلالۃٍ من طین۔ (۲) ثم جعلنٰہ نطفۃً فی قرارٍ مکین (۳) ثم خلقنا النطفۃ علقۃً (۴) فخلقنا العلقۃ مضغۃً (۵) فخلقنا المضغۃ عظاماً (۶) فکسونا العظام لحماً (۷) ثم انشانٰہ خلقاً آخر فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

یہ سات مدارج یہ ہیں (۱) ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ یا ست سے بنایا۔ پھر ہم نے نطفہ (زندگی کے کیڑے Sperms) کو ایک مناسب حال آرام کی جگہ میں رکھا۔ (۳) پھر ہم نے نطفہ کو لوتھڑا بنایا۔ (۴) پھر اس لوتھڑے کو بوٹی بنایا۔ (۵) پھر اس بوٹی کی ہڈیاں بنائیں (۶) پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا (۷) پھر ہم نے اس کو ایک مخلوق کی صورت میں کھڑا کر دیا اللہ تعالےٰ ہی بابرکت ہستی اور بہترین خالق ہے۔

یہ سات مدارج ہیں۔ ان کی تفاصیل پر بحث کئے بغیر میں اسی قدر پر اکتفا کروں گا کہ اس خول کے اندر جس کو میں نے انسانی انڈہ سے تعبیر کیا ہے کچھ اسی قسم کے تغیرات واقعہ ہوئے ہونگے حتیٰ کہ اس سے پہلا انسان جو ایک مخلوط وجود (Hermaphrodite) تھا پیدا ہو گیا۔

خلاصہ مطلب

اس طرح میں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ انسان کی ابتداء جیسا کہ قرآن کریم نے بتایا ہے۔ بدبودار کہنہ ارضی مادہ سے ہوئی۔ جس میں کیڑا پیدا ہوا۔ جو انسانی مادہ منویہ کا کیڑا تھا۔ اور اس کے ساتھ اس کی پرورش کرنے والا لیسدار مادہ بھی تھا۔ جو دونوں اس ارضی مادے کے سخت خول کے اندر بند تھے۔ جس کا نام میں نے انسانی انڈا رکھا ہے۔ اس خول یا انڈے کے اندر میرے نزدیک انسانی کیڑے جنین نے پرورش پائی۔ حتیٰ کہ وہ مناسب پختگی حاصل کرنے کے بعد ایک ابتدائی انسانی بچہ کی صورت میں نمودار ہوا۔ اور یہ بچہ مخلوط انسان یعنے ہرمافروڈائیٹ تھا۔ اور اس سے مناسب اوقات اور حالات کے گذرنے کے بعد باقاعدہ عورت اور مرد پیدا ہو گئے۔ اور ان سے سلسلہ انسانی توالد و تناسل کا معلوم اور عام طریق پر جاری ہو گیا۔ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ خلقکم من نفسٍ واحدۃٍ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونساءً (۱-۴) تم کو ایک نفس سے پیدا کیا۔ اور اس سے بہت سے مرد اور عورت پھیل گئے۔

مندرجہ بالا تحریر میں میں نے پیدائش انسانی کا ایک نظریہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ آیا یہ جوں کا توں قابل قبول ہوگا۔ یا بعد تصحیح و ترمیم کے یا بالکل رد کرنے کے لیکن اگر اس میں اصول بیان کردہ کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر اس عام خیال کو تسلیم کرنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ کہ خدا نے فرشتوں سے ایک مٹی کا بت بنوایا۔ اور پھر اس میں اپنی روح پھونک دی۔ اور وہ انسان بن گیا۔

اسی طرح اس نظریہ کے ماتحت ہمارا مورث اعلےٰ ایک انسان ہی ہوگا۔ خواہ اس کی صورت کسی قدر بمقابلہ موجودہ انسان کے ناقص ہی ہو۔ خواہ اس میں عقل کمزور ہو۔ یا بالکل نہ ہو۔ خواہ وہ اپنی شکل اور صورت میں کسی حد تک بندر کے مشابہ ہی کیوں نہ ہو۔ مگر وہ بندر وغیرہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ڈارون کا نظریہ ہے۔ بلکہ وہ انسان ہی ہوگا۔ یا ایک ایسا جاندار ہوگا جس کے مقررہ منازل ارتقاء طے کرنے کے بعد انسان اور صرف انسان ہی بن سکتا تھا۔ بقیہ

ماہواری رپورٹ احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ

ماہ مارچ ۱۹۴۲ء میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ۶۷ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ بیس لیکچر دیئے گئے۔ ۲۴۴۱ سامعین ان تقاریر سے مستفید ہوئے۔ ساٹھ اشخاص کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ ۳۱ نومبائعین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ چار بار خدام الاحمدیہ کے اجلاس منعقد کئے گئے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں باقاعدہ روزانہ ڈاک کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ مبلغین کلاس کی پڑھائی بدستور جاری رہی۔ ہر روز بعد نماز فجر قرآن مجید۔ حدیث شریف۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تذکرہ کا درس جاری رہا۔ انسپکٹر آف سکولز نے ہمارے اکرا فل سکول کا معائنہ کیا۔ بچوں کے Hand work سے بہت خوش ہوا۔ اور اساتذہ سے وعدہ کیا۔ کہ وہ سکول کی گرانٹ میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

خاکسار۔ نذیر احمد مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۱۴۸:۔ منکہ محمودہ بیگم زوجہ شیخ عبدالسلام صاحب قوم شیخ پنجابی سوداگر پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر ۱۸ سال ساکن منور آباد ڈاکخانہ کاردسندھ ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱ $\frac{3}{41}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) کانٹے طلائی دو جوڑی وزن ۲ $\frac{1}{4}$ تولہ قیمتی یکصد روپیہ۔ (۲) انگوٹھی نقری (الیس اللہ بکاف عبدہ) ۱عہ۔ (۳) چھاگل نچھیاں مالیت للعہ (۴) گوکہ سونے کا ۔ ۱۲ر (۵) نقد لعہ کل مالہ لعہ (۶) مہر بذمہ شوہر واجب الادا ۳۰۰ر کل ۱۱۱۵ لعہ۔ میں اس تمام مالیت کے $\frac{1}{8}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{8}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی وصیت کردہ رقم میں سے اگر میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو وہ میری وصیت سے وضع کردی جائے۔

الامۃ: محمودہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ غلام محمد احمدی والد موصیہ ناصر آباد (سندھ) گواہ شد:۔ عبدالسلام شوہر موصیہ منور آباد سندھ

نمبر ۶۱۳۹:۔ منکہ حنیفہ بی بی بیوہ شیخ عبداللہ صاحب حکیم قوم شیخ عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن موضع ڈینگورلہ ڈاکخانہ خاص ضلع رتناگری صوبہ بمبئی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ $\frac{3}{42}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زیور طلائی تین تولہ۔ (۲) مہر بذمہ خاوند جو مجھے ادا نہیں ہوا۔ جو اس جائیداد میں سے واجب الادا ہے۔ جو میرے بیٹے کے نام ورثہ میں ملی ہے۔ مبلغ اڑھائی صد روپیہ۔ (۳) اس جائیداد کا آٹھواں حصہ جو میرے بیٹے کی وصیت ۵۴۰۱ میں تفصیلاً درج ہے۔ اس سب جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور انشاء اللہ کوشش کروں گی۔ کہ حصہ وصیت کردہ کی جملہ رقم میں اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ لیکن اگر ادا نہ کرسکی۔ تو میری وفات کے بعد بھی اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا حنیفہ بی بی۔ گواہ شد:۔ ابراہیم عبداللہ حکیم۔ گواہ شد:۔ نواب الدین امیر جماعت احمدیہ بمبئی۔

نمبر ۶۱۴۴:۔ منکہ عبدالغنی ولد عبدالعلی قوم گنائی کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ شوپیاں ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ $\frac{4}{42}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مجھے اس وقت مبلغ ۴۷ روپے ماہوار تنخواہ منڈی سے ملتی ہے۔ میں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں گا۔ تو وہ رقم منہا کی جائے گی۔ حصہ آمد وصیت کی کمی وبیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتا رہونگا۔

العبد

عبدالغنی فنٹر جبل پور
معرفت بابو غلام مصطفےٰ صاحب احمدی
نیا محلہ جبل پور

ہماری مشکلات
(اور)
بعض دوستوں کا سلوک

حکومت ہند نے درآمد کی دقتوں میں مزید اضافہ ہو جانے کے باعث اخباری کاغذ کے استعمال میں اور زیادہ کفایت کرنے کے متعلق نیا حکم جاری کر دیا ہے۔ لیکن طرہ یہ ہے کہ کاغذ کی جس قلیل مقدار کے استعمال کی اجازت ہے۔ وہ بھی دستیاب نہیں ہوتا پھر کیا آپ اس امر کا اندازہ نہیں فرما سکتے کہ الفضل کے موجودہ حجم کو برقرار رکھنے کیلئے ہم کتنی مشکلات سے دوچار ہو رہے ہیں ایک طرف ہماری یہ مشکلات ہیں اور دوسری طرف بعض خریدار اصحاب کا یہ سلوک ہے۔ کہ ہماری متواتر التجاؤں کے باوجود وی۔ پی واپس کر رہے ہیں۔ بعض ادائیگی چندہ میں غفلت برت رہے ہیں بعض ہماری یاددہانیوں کے باوجود ادائیگی چندہ میں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ گویا اس نہایت نازک اور صبر آزما مشکلات کے دور میں بھی بعض دوست ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر رہے۔ ہم ایسے اصحاب سے پھر درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس دور کی نزاکت اور ہماری مشکلات کا احساس کریں اور وی۔ پی واپس کرکے چندہ کی بروقت ادائیگی نہ کرنے کے نقصان دہ طریق کو ترک فرمادیں

خاکسار مینجر "الفضل"

روزگار کے متلاشیوں کیلئے اچھا موقعہ

ضرورت ہے چند منشیوں کی سندھ کی زمینوں کیلئے

۱۶ روپے تنخواہ ۔ دو روپے قحط الاؤنس ۔ اور ایک من گندم ۔ گویا کل ماہانہ تقریبا بائیس روپے مستقل ہونے کی صورت میں تنخواہ ۲۵-۱-۲۰ ہوگی ۔ اچھا کام کرنے والوں کو انعامات وغیرہ بھی ملتے ہیں ۔ جو بعض دفعہ دس روپے ماہوار اوسطاً پڑ جاتے ہیں ۔ کرایہ سندھ تک کا دفتر دیگا ۔ دو سال میں دو ماہ رخصت با تنخواہ اور دو آدمیوں کا کرایہ ریل حسب قواعد دیا جائیگا ۔ درخواست کنندہ اگر انٹرنس پاس ہو ۔ تو ترقی کی زیادہ امید ہے ۔ ورنہ مڈل پاس یا اچھے پرائمری پاس بھی درخواست دے سکتے ہیں ۔ درخواست دہندہ درخواست میں مندرجہ ذیل امور کا ذکر کرے ۔ عمر ۔ تعلیم ۔ کب سے احمدی ہے ۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش ۔ تجربہ کام کا کیا ہے ۔ نہری علاقے کے زمینداروں کو ترجیح دی جائیگی ۔ پہلے درخواست کنندگان میں سے چھ آدمی لئے جا چکے ہیں ۔ ابھی مزید گنجائش ہے ۔

سپرنٹنڈنٹ ایم ۔ این سنڈیکیٹ قادیان

لاہور کے خریدار اصحاب کو اطلاع

۱۸ مئی سے تا اطلاع ثانی لاہور کے خریدار اصحاب کے نام جو خواہ براہ راست دفتر کے خریدار ہیں یا ایجنسی کے "الفضل" بذریعہ ڈاک ارسال کیا جائیگا ۔ یہ تبدیلی ایجنٹ کے فوری طور پر باہر جانے اور بعد میں تقسیم کا انتظام نہ ہونیکی وجہ سے پیش آئی ہے ۔ چونکہ ہمارے پاس خریداروں کے پرانے پتے ہیں اسلئے احباب کو چاہیئے ۔ کہ اگر اُن کا پتہ تبدیل ہو چکا ہو تو اپنے نئے مکمل ایڈریس سے فوراً دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں ۔

"منیجر"

اعلان

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ ہمارے پے در پے اعلانات اور درخواستوں کے باوجود بعض اصحاب وی ۔ پی وصول نہیں کرتے ۔ گویا وہ نہ بروقت چندہ ادا کرتے ہیں ۔ اور نہ ہمارے اعلانات پر وی ۔ پی روکنے کی اطلاع دیتے ہیں ۔ لیکن جب وی ۔ پی جاتا ہے ۔ تو اسے کمال بے اعتنائی سے واپس کر دیتے ہیں ۔ ایسے اصحاب کے متعلق سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ دفتر کو عمداً نقصان پہنچاتے ہیں ۔ ہم انکے اس تکلیف دہ طرز عمل کے پیش نظر مجبور ہونگے کہ آئندہ اُن کے نام شائع کریں ۔

"منیجر"

بڑے باغ کے ثمر آم کی نیلامی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بڑا باغ جو بہشتی مقبرہ کے قریب ہے اس کے پھل کی نیلامی ۲۱ مئی ۱۹۴۲ء بروز جمعرات اُسی باغ میں نو بجے قبل دوپہر سے لیکر بارہ بجے دوپہر تک ہوگی ۔ خواہشمند لوگ موقعہ پر پہنچ کر بولی دیں ضروری نہیں ہوگا کہ آخری بولی ضرور منظور کر لی جائے ۔ بولی ختم ہونے پر بولی کی رقم کا ۱/۴ پیشگی ادا کرنا ہوگا ۔ بقیہ رقم کا نصف ایک ہفتہ کے اندر ادا کرنا ہوگا ۔ باقی ماندہ رقم ۱۰ جولائی ۱۹۴۲ء تک ادا کرنی ہوگی ۔ دیگر شرائط موقعہ پر سنا دی جائینگی ۔ ہر بولی دینے والے سے بیعانہ ضمانت کیلئے عہ روپے لئے جائینگے ۔ جو عدم منظوری بولی کی صورت میں واپس کر دئے جائیں گے ۔

خاکسار (منشی) محمد صادق مختار عام

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اسی اخبار میں سگنیلروں ۔ کمرشل گروپ طلباء اور ٹکٹ کلکٹروں کے ۲۲ مئی ۱۹۴۲ء تک والٹن ٹریننگ سکول میں داخلہ کے متعلق درخواستیں طلب کرنے کیلئے جو نوٹس حال ہی میں شائع ہوا تھا ۔ اس میں سگنیلروں کی مطلوبہ عمر ۱۸ سے ۲۵ سال کے درمیان ظاہر کی گئی تھی ۔ جو غلط ہے ۔ صحیح عمر ۱۸ سے ۲۱ سال تک ہے ۔

جنرل منیجر لاہور

اس کے بغیر رہنا اپنے آپ کو خطرے میں ڈالنا ہے

کسی قسم کی تکلیف جب آنی ہوتی ہے ۔ وہ پہلے خبر نہیں دیتی جسمانی تکلیف کسی بھی وقت آدمی کو گھیر سکتی ہے ۔ حادثات کا تو کہنا ہی کیا ہے ۔ اگر کسی ایسے وقت جبکہ کسی معالج ڈاکٹر حکیم کا ملنا مشکل ہو ۔ ریل گاڑی میں ۔ جنگل میں ۔ سفر میں دوائی بھی نہ مل سکتی ہو ۔ تو جس مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اس سے کون واقف نہیں ۔ ایسے وقتوں پر ایک ننھی سی شیشی

"امرت دھارا"

اپنا جادو اثر دکھاتی ہے ۔ امیر ہو یا غریب گھر میں ہو یا باہر ہر شخص کو امرت دھارا پاس رکھنی چاہیئے ۔ کیونکہ یہ اکیلی دوائی تمام اندرونی و بیرونی تکالیف و حادثات کیلئے کھانے یا لگانے سے آرام دیتی ہے ۔ سر درد ۔ پیٹ درد ۔ کان درد ۔ دانت درد ۔ جوڑ درد ۔ بدہضمی ۔ اپھارہ ۔ متلی ۔ قے ۔ دست پیچش قبض ۔ زکام ۔ نزلہ ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ بخار ۔ انفلوانزا ۔ نمونیا ۔ پلیگ ۔ ہیضہ بھڑ ۔ بچھو ۔ سانپ وغیرہ کا ڈنگ ۔ چوٹ ۔ زخم ۔ ورم ۔ پھنسی ۔ داد چنبل ۔ خارش وغیرہ بیسیوں امراض اس ایک دوائی سے دور ہو سکتے ہیں ۔ لاکھوں آدمی اس کو استعمال کرتے ہیں ۔ **چالیس ہزار** سارٹیفکیٹ موجود ہیں ۔

قیمت سالم شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے ۔

ہر جگہ مل سکتی ہے ۔ پرچہ ترکیب انگریزی اور اردو ۔ ہندی ۔ گورمکھی وغیرہ ہندوستان کی سب زبانوں میں مل سکتا ہے مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت مفت منگوا دیں ۔ وی ۔ پی منگوانے سے آٹھ آنے سے دس روپیہ تک کی دوائی کے آدھ سیر تک کے پارسل پر دس آنہ ڈاک خرچ لگ جاتا ہے ۔

نوٹ :۔ امرت دھارا کے سول ایجنٹ میسرز مہیسہ اینڈ سنز بھاگلپور ہیں ۔ بکری کے واسطے ایجنسی لینی ہو ۔ تو اُن سے بھی بات چیت کر سکتے ہیں ۔ سب عقلمند لوگ ہمیشہ امرت دھارا پاس رکھتے ہیں !

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۔ امرت دھارا بھون ۔ امرت دھارا روڈ ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

خط و کتابت و تار کا پتہ امرت دھارا ۱۲ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

وشی ۔ ۱۶ مئی ۔ سٹاک ہالم سے وشی نیوز ایجنسی کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مارشل ٹموشنکو کی فوجیں چالیس میل چوڑے جرمن مورچوں کو چیرتی ہوئی خرکوف کے نواح میں پہنچ گئی ہیں ۔ شہر کے باہر ٹینکوں کی زبردست لڑائی ہو رہی ہے ۔ خرکوف کے محاذ پر جرمنوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے بہت سی آبادیوں پر روسی فوجوں نے دوبارہ قبضہ کر لیا ہے ۔ ان لڑائیوں میں روسیوں نے بیشمار سامان جنگ پر قبضہ کر لیا ۔ جس میں ٹینک ، توپیں ، لاریاں اور گولہ بارود کے ذخیرے شامل ہیں ۔ لینن گراڈ کے محاذ پر تین دن کی لڑائی میں بارہ سو محوری افسروں اور سپاہیوں کو ہلاک کر دیا گیا ۔ سنٹرل محاذ پر چار جرمن فوجی گاڑیوں کو تباہ اور تین سو سے زائد جرمنوں کو ہلاک کیا گیا ہے ۔ جرمن فوجوں نے پیشقدمی کر کے کرچ شہر کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا تھا مگر روسیوں نے جوابی حملہ کر کے جرمنوں کو کرچ سے نکال دیا ہے اور شہر پر دوبارہ قابض ہو گئی ہیں ۔

بمبئی ۔ ۱۶ مئی ۔ آج ایک اخباری کانفرنس میں گاندھی جی نے بیان دیتے ہوئے کہا ۔ مجھے یہ اعتراف کرتے ہوئے بہت افسوس ہوتا ہے کہ میرا دل مجھے برطانیہ کو اخلاقی امداد دینے سے انکار کرتا ہے ۔ برطانیہ نے ہندوستان کے بارہ میں جو رویہ اختیار کر رکھا ہے اس نے میرے دل کو ایک گہرے سوز اور درد سے بھر دیا ہے ۔ میں کہا کرتا تھا کہ میری اخلاقی ہمدردی برطانیہ کے ساتھ ہے لیکن اب میرا خیال بدل چکا ہے ۔

چنگنگ ۔ ۱۶ مئی ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ برما میں جو چینی فوجیں برطانوی فوجوں کے پہلو بہ پہلو لڑ رہی ہیں ۔ وہ ابھی تک مانڈلے سے ۱۵۰ میل شمال میں ڈٹی ہوئی ہیں ۔ ان پر جنوب مغرب سے حملہ ہو رہا ہے ۔

ماسکو ۔ ۱۶ مئی ۔ ماسکو ریڈیو کے بیان کے مطابق مشرقی محاذ پر اب تک پانچ لاکھ جرمن سپاہی ہلاک یا مجروح ہو چکے ہیں ۔

نئی دہلی ۱۶ مئی ۔ وائسرائے ہند جو ہوائی جہاز کے ذریعہ وزیگاپٹم ، مدراس اور کلکتہ کا دورہ کر رہے تھے آج واپس آگئے ۔ آپ نے ان شہروں میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کے انتظامات کا معائنہ کیا ۔ نیشنل وار فرنٹ اور سول ڈیفنس سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ملاقاتیں کیں نیز مشرقی حفاظتی مورچوں کا بھی معائنہ کیا ۔

نئی دہلی ۔ ۱۵ مئی ۔ گورنمنٹ ہند کے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ بعض حلقوں میں افواہیں پھیل رہی ہیں ۔ کہ گورنمنٹ گندم کے نرخوں میں اضافہ کرنیوالی ہے ۔ اس افواہ کے نتیجہ کے طور پر ہندوستان کی دیگر منڈیوں میں عموماً اور ہاپوڑ کی منڈی میں خصوصاً تیزی آگئی ہے ۔ گورنمنٹ واضح الفاظ میں اعلان کرنا چاہتی ہے کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ۔ اگر گورنمنٹ کو معلوم ہوا کہ نارمل حالات بحال نہیں کئے جاتے اور سٹے کی سرگرمیوں کیوجہ سے غیر ضروری طور پر نرخ چڑھ رہے ہیں تو گورنمنٹ سٹہ بازی کرنیوالے غیر منضبط اداروں کو دبانے پر مجبور ہو جائے گی ۔

لاہور ۔ ۱۶ مئی ۔ ۱۸ و ۱۹ مئی کو ملٹری کیطرف سے حفاظتی مشق کی جائیگی اور شہر کے مختلف حصوں میں فوجیں تعینات کی جائینگی ۔ عوام سے درخواست کیگئی ہے کہ وہ گھبرائیں نہیں ۔

لنڈن ۔ ۱۵ مئی ۔ محکمہ بحریہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ برطانیہ کا بحری بیڑہ دشمن کے ان جہازوں کو پریشان کرتا رہتا ہے جو وقتاً فوقتاً فرانسیسی ساحل کے نزدیک آنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ گذشتہ رات ہمارے جہازوں نے رودبار میں ۲ جہازوں کا مقابلہ کیا اور دونوں کو غرق کر دیا ۔

لنڈن ۱۵ مئی ۔ آسٹریلیا کے اتحادی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ دشمن کے ہوائی جہازوں نے بندرگاہ مورسبی پر ۲ مرتبہ حملہ کیا پہلے حملہ میں ۱۳ ہوائی جہازوں نے حصہ لیا اور دوسرے حملہ میں ۲۶ بمبار ہوائی جہازوں کے ہمراہ ۹ لڑاکے ہوائی جہاز بھی تھے ۔ مگر ان حملوں سے زیادہ نقصان نہیں ہوا

لنڈن ۱۵ مئی ۔ ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ برطانی ہوائی جہازوں نے جرمن شہروں پر بمباری کی ۔ دشمن کے جہاز مقابلہ پر آئے لیکن انمیں سے چند ایک کو گرا دیا گیا ۔ برطانی جہازوں کے ہاتھوں جرمن شہروں کا کافی نقصان ہوا کئی مقامات پر آگ لگ گئی ۔

میکسیکو ۱۵ مئی ۔ ایک میکسیکو جہاز کی محوری آبدوز کشتی کے ہاتھوں غرقابی کیوجہ سے عین ممکن ہے کہ میکسیکو محوری طاقتوں کے خلاف اعلان جنگ کر دے ۔ ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ میکسیکو کیطرف سے جرمنی اٹلی اور جاپان کو ایک زبردست پروٹسٹ ارسال کیا گیا ہے ۔ جسمیں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ۲۰ مئی تک گورنمنٹ کی اس بارہ میں پورے طور پر تسلی کرانی چاہیئے ۔ ورنہ عزت کی حفاظت کیلئے میکسیکو ہر مناسب قدم اٹھانے کیلئے تیار ہوگا ۔

دہلی ۱۵ مئی ۔ ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ ملک معظم نے جنرل سر ایلف ہارٹلے کو ہندوستان کا ڈپٹی کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے ۔ یہ عہدہ حال ہی میں منظور کیا گیا ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل ہارٹلے جنرل ویول سے صرف انتظامیہ ڈیوٹیاں لینگے ورنہ جنرل ویول حسب سابق ڈیفنس ممبر اور سپریم کمانڈر برما ۔ سیلون اور ہندوستان رہینگے ۔ جنرل ہارٹلے کونسل آف سٹیٹ کے ممبر ہونگے ۔ نیشنل ڈیفنس کونسل میں شامل ہونگے نیز سنٹرل لیجسلیچر کی ڈیفنس مشاورتی کمیٹی کے چیئرمین ہونگے ۔

دہلی ۱۵ مئی ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ کے بمبار ہوائی جہازوں نے سنگیانا کے ہوائی اڈہ پر جمعرات کو زبردست بمباری کی ۔ ہوائی جہازوں اور عمارتوں پر بم گرے ۔ جن سے کافی نقصان ہوا ۔ تمام امریکن جہاز سلامتی سے اپنے اڈوں پر واپس آگئے ۔

استنبول ۱۵ مئی ترکی وزیر اعظم نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ ترکی غیر جانبدارانہ رویہ پر بدستور قائم رہیگا ۔ لیکن اگر کسی نے اسکے ملک پر حملہ کیا تو وہ ایک ایک انچ زمین کے لئے اپنی جانیں لڑا دے گا ۔

نئی دہلی ۱۵ مئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی خالی جگہوں کو پر کرنیکے لئے بہت جلد اعلان ہونیوالا ہے ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک نیا محکمہ کھولا جائیگا جس کا انچارج کسی اچھوت کو بنایا جائیگا ۔

مالٹا ۔ ۱۵ مئی ۔ مالٹا پر دشمن کی بمباری کے دوران میں دشمن کے ۸ ہوائی جہازوں کو گرا لیا گیا ۔ برطانیہ کا صرف ایک ہوائی جہاز کام آیا ۔

قاہرہ ۔ ۱۵ مئی ۔ گذشتہ رات لیبیا میں فوجی مقامات پر بم گرائے گئے ۔ ۱۴ مئی کو دن کیوقت جب سرانیکا پر حملہ جاری تھا تو آندھی کیوجہ سے اُسے ملتوی کرنا پڑا ۔

واشنگٹن ۱۵ مئی ۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ ادھار اور پٹے کے قانون کے ماتحت اپریل میں دوسرے ممالک کو ۷۷۰ ملین ڈالر کی امداد دیگئی ہے ۔

لنڈن ۱۵ مئی ۔ وار آفس اور محکمہ بحری کی جانب سے مڈغاسکر پر قبضہ کے متعلق ایک مشترکہ اعلان شایع کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ۵ مئی کو برطانوی فوجیں صبح صادق کے وقت خلیج کوریر میں پہنچیں ۔ انہوں نے راستہ میں سرنگیں بچھی ہوئی پائیں ۔ جنہیں صاف کرنا ضروری سمجھا گیا ۔ اس دوران میں ۲ جہاز ڈوب گئے ۔ اسکے بعد فوجیں اور سامان جنگ موسم کی خرابی کے باوجود جلدی جلدی اتارا گیا ۔ فوجوں نے سب سے پہلے ساحلی توپخانہ پر اچانک حملہ کر کے قبضہ کر لیا ۔ اسکے بعد پیشقدمی کرتے ہوئے قصبہ ڈیگو سوارز پر قبضہ کیا ۔ ایک اور فوجی دستہ جو اسوقت اسپارٹا میں اترا تھا مشرق کی جانب ٹینکوں کے ہمراہ پیش قدمی کر رہا تھا ۔ فوجیں ساحل پر اترنے کے جلد ہی بعد ایک فرانسیسی آفیسر برطانوی فوجوں کے ہاتھ لگا جس نے برطانوی پیغام اور اطاعت کی شرائط ڈسٹرکٹ کمانڈر کے پاس لے جانی منظور کر لیں ۔ ۱۱ بجے برطانوی فوجوں کی مزاحمت شروع ہوئی اور ۷ بجے شام تک جاری رہی ۔ پانسہ برطانوی فوجوں کے ہاتھ رہا دوسرے روز ۵ بجے صبح ۲ تباہ کن جہازوں نے برطانوی فوجوں کی گولہ باری کے ذریعہ امداد کی ۔ اور اس طرح اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کر لی ۔

ماسکو ۱۶ مئی ۔ اخبار پر وادا لکھتا ہے کہ رومانیوں سے اوڈیسہ کی بندرگاہ چھیننے کے لئے روسی فوج زبردست تیاری کر رہی ہے اور عنقریب روسی جارحانہ حملہ اس محاذ پر شروع ہونیوالا ہے ۔

واشنگٹن ۱۵ مئی ۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ کرنل لوئیس جانسن جو ہندوستان میں پریذیڈنٹ روزویلٹ کے ایلچی بنکر گئے ہوئے ہیں عنقریب واپس امریکہ آ رہے ہیں کیونکہ وہاں انکی صحت خراب ہو گئی ہے ۔ واضح رہے کہ حال ہی میں انہوں نے دہلی میں اپریشن کرایا تھا ۔

لاہور ۱۵ مئی ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ جن بیوپاریوں نے بکری ٹیکس ایکٹ کے ماتحت ابھی تک نقشے داخل نہیں کئے انہیں سال تشخیص ۴۲-۱۹۴۱ء کے متعلق اپنی بکری کی صحیح تشخیص کرنے کا ایک اور موقع دیا جائے ۔ اگر ایسے بیوپاری اب بھی اپنی بکری کے نقشے داخل کر دیں تو تشخیص کنندہ افسر تشخیص کرتے وقت انہیں پیش نظر رکھیں گے ۔

ٹوکیو ۱۵ مئی ۔ جاپان کے جنگی اور بحری محکمہ کا ایک مشترکہ اعلان مظہر ہے کہ ایک جاپانی تجارتی جہاز جسمیں اقتصادی کام کرنیوالے جاپانی ماہرین بھی سوار تھے ۔ جنوبی بحیرہ چین میں تارپیڈو مار کر غرق کر دیا گیا تارپیڈو لگتے ہی جہاز کو آگ لگ گئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ جہاز کے ۱۴۵ مسافر بچا لئے گئے ۔

واشنگٹن ۱۵ مئی ۔ مسٹر ولیم گرین پریذیڈنٹ آف لیبر نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ میں محوری ممالک کی نسبت اب ٹینک زیادہ تیار ہو رہے ہیں ۔ اس سال کے ابتدائی چار مہینوں میں جسقدر ٹینک تیار ہوئے وہ پچھلے سارے سال کے تیار شدہ ٹینکوں سے بڑھ گئے ہیں ۔ ہوائی جہازوں کی تیاری کا کام بھی ۱۹۳۹ء کی نسبت ان چار مہینوں میں ۵۰ فیصدی زیادہ ہوا ہے ۔

کیٹو (ایکوے ڈور جنوبی امریکہ) ۱۵ مئی ۔ یہاں ایک زبردست زلزلہ آیا جس سے گویا کول شہر کا ایک حصہ تباہ ہو گیا ۔ ابتدائی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی سو آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے ۔ بہت سی عمارتیں تباہ ہو گئیں ۔ جن میں امریکن قونصل خانہ ۔ کئی ہوٹل اور بنک بھی شامل ہیں ۔ زلزلہ جمعرات کو ۲ بجکر ۱۵ منٹ پر بعد نصف شب آیا ۔ اور ۲ منٹ تک رہا ۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شایع کیا ۔ ایڈیٹر :- غلام نبی